سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

منگل،27۔فروری2018

(یوم الثلاثہ،10۔جمادی الثانی1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شمارہ 18

1029

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 27۔فروری 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات آبپاشی اور آبکاری و محصولات، انسداد منشیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب ایمرجنسی سروس میں خواتین ریسکیو اہلکاروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔

2۔ محترمہ فاطمہ فریحہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب ایمرجنسی سروس میں خواتین ریسکیو اہلکاروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔

3۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج، فاطمہ جناح میڈیکل کالج، نشتر میڈیکل کالج، راولپنڈی میڈیکل کالج، فیصل آباد میڈیکل کالج کی طرح قائداعظم میڈیکل کالج کو بھی میڈیکل یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے۔

4۔ محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایل ڈی اے کی طرف سے ڈکلیئر کی گئی کچی آبادیوں کے رہائشیوں کو فوری مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

1031

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

منگل،27۔فروری 2018

(یوم الثلاثہ،10۔جمادی الثانی 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِo

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ
أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ
فَتِيلًا ﴿71﴾ وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ
وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿72﴾

سورة بنیَ اسرآئیل 71 تا 72

جس دن ہم سب لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے تو جن (کے اعمال) کی کتاب ان کے داہنے ہاتھ میں دی جائے گی وہ اپنی کتاب کو (خوش ہو کر) پڑھیں گے اور اُن پر دھاگے برابر بھی ظلم نہ ہو گا (71) اور جو شخص اس (دنیا) میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا اور (نجات کے) رستے سے بہت دور (72)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے
دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے
اصالت کل امامت کل سیادت کل امارت کل
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے
زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و قمر یہ حکم رواں تمہارے لئے
زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات آبپاشی اور آبکاری و محصولات، انسداد منشیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

شاہدرہ لاہور کے رہائشی پطرس مسیح اور ساجد مسیح پر ایف آئی اے کی جانب سے تفتیش میں غیر فطری اور غیر اخلاقی طریقہ اپنانا

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک بہت ہی اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ شاہدرہ کا یہ واقعہ ہے اور "پاکستان ٹوڈے" نے 26۔فروری کو اسے رپورٹ کیا ہے۔ وہاں پر ایک نوجوان اٹھارہ سال کا بچہ جس کا نام پطرس مسیح ہے اس کو blasphemy suspect کے طور پر پکڑا گیا، پھر اس کے ایک کزن جس کا نام ساجد مسیح ہے اس کو ایف آئی اے کے سپرد کر دیا گیا اور ایف آئی اے میں جب وہ گیا تو ہماری تفتیشی ایجنسیوں کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے مدعیوں کے سامنے اس کی انوسٹی گیشن شروع کر دی، ان کو وہاں احاطے میں شدید مارا گیا، threat کیا گیا اور پھر اس کو چوتھی منزل پر لے گئے اور وہاں پر جو کچھ ہوا وہ آپ اخبار میں پڑھ سکتے ہیں، اس کو زبردستی کہا گیا کہ تم اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ sexual assault کرو۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہ انوسٹی گیشن کرنے کا کون سا طریقہ ہے؟ یہ تو میں سمجھتی ہوں کہ اتنی شرمناک بات ہے کہ ہم اخلاقی طور پر اتنے گر گئے ہیں کہ ہمارے ادارے جو ہیں وہ اس قسم کی حرکتیں کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ یہ کیسی بات کر رہی ہیں۔ آپ اداروں سے متعلق ایسی بات نہ کریں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ اخبار نے رپورٹ کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ آپ اخبار کی خبر کو زیادہ authentic سمجھتی ہیں اور اپنے اداروں کے اوپر تنقید شروع کر دیتی ہیں۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا اس فیملی کے ساتھ بالکل contact ہے، وہاں پر لوگ اتنے پریشان ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے اپنے اداروں پر بلاوجہ تنقید شروع کر دی ہے، یہ کوئی بات نہیں ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! ان کے گھروں کو تالے لگ گئے ہیں، لوگ وہاں جا نہیں سکتے، پولیس کی protection ان کو نہیں مل رہی، وہاں پر ایف آئی اے والوں نے ایک انوسٹی گیشن ٹیم بنائی ہے۔ میری یہ استدعا ہو گی کہ وہاں پر ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے یا JIT بنائی جائے جس میں باقی اداروں کو بھی شامل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں جی، کوئی JIT اس پر نہیں بنائی جاتی، اخبار کی خبر پر JIT نہیں بنتی، Sorry۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ اخبار کی بات نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ یہ بچہ چوتھی منزل سے گرا ہے اور یہ میو ہسپتال میں داخل ہے اسے کوئی طبی امداد بھی نہیں مل رہی جگہ جگہ سے اس کا fracture ہو گیا ہے اس کی ٹانگ بھی ٹوٹی ہوئی ہے لیکن اسے کوئی طبی امداد نہیں مل رہی۔ میں کوئی کہانی نہیں سنا رہی ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اداروں پر اس طرح تنقید نہ کریں۔ آپ منسٹر صاحب کی بات سنیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری بہن نے جو بات کی ہے اس حوالے سے عرض ہے کہ یہ بالکل درست ہے کہ شاہدرہ میں اس طرح کا ایک incident report ہوا ہے۔ جہاں تک ساجد کا تعلق ہے رات دو بجے اس کا میو ہسپتال کے ایمر جنسی وارڈ نمبر 1 فرسٹ فلور میں آپریشن ہوا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے خود بھی ایف آئی کے ڈائریکٹر جنرل سے بات کی ہے چونکہ انہوں نے اسے پکڑا تھا کہ ٹیلیفون use ہوا ہے تو ہم نے کہا کہ آپ اس کی CDR منگوائیں کہ اس کے

پاس یہ سارا مواد کہاں سے آیا۔ جہاں تک میری بہن نے بات کی ہے ہم پہلے بھی اس کا treatment کروا رہے ہیں رات کو اس کا آپریشن ہوا ہے میں آج پھر میو ہسپتال جاؤں گا اور اگر آپ کہیں تو میں کل تک طبی حوالے سے اس کی ساری رپورٹ پیش کروں گا۔ باقی جو دوسرے معاملات ہیں اس سلسلے میں ہمارے بھائی جناب شہزاد منشی، شکیل صاحب اور دوسرے دوست گئے تھے وہاں پر ہمارے جید علمائے کرام اور مذہبی لیڈران کے ساتھ کمیٹی بھی بنائی تاکہ جو درست بات ہے وہ کی جائے۔ ایسے ہی کسی انسان کو پھنسایا نہ جائے۔

جناب سپیکر! میں اپنی بہن سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں نے اجلاس کے بعد میو ہسپتال جانا ہے بے شک میری بہن بھی میرے ساتھ چلیں اس کا آپریشن بھی کرایا ہے اور اسے باقی ساری طبی سہولیات بھی مہیا کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب اسے دیکھ لیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سوالات

(محکمہ جات آبپاشی اور آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر بات ہوگئی ہے۔ پہلا سوال نمبر 8753 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8755 بھی جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3021 سردار وقاص حسن موکل کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ ان کے سوال pending کر دیئے جائیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9295 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں ڈرگ کنٹرول پروگرام پر عملدرآمد سے متعلقہ تفصیلات

*9295: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر آبکاری، محصولات اور انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر میں نوجوانوں کو نشہ سے دور رکھنے کے لئے ڈرگ کنٹرول پروگرام شروع کیا؟

(ب) اس پروگرام پر عملدرآمد کے حوالے سے کیا پیشرفت ہوئی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات / انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) محکمہ ہذا نے "ڈرگ کنٹرول پروگرام" کے نام سے کوئی پروگرام / پراجیکٹ شروع نہ کیا ہے۔

(ب) محکمہ سے متعلقہ نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! صوبہ بھر میں ڈرگ کنٹرول پروگرام پر عملدرآمد سے متعلقہ تفصیلات کے متعلق میرا سوال تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر میں نوجوانوں کو نشہ سے دور رکھنے کے لئے ڈرگ کنٹرول پروگرام شروع کیا۔ اگر آپ دیکھیں تو انہوں نے اس کا بڑا مختصر سا جواب دیا ہے کہ ایسا کوئی پروگرام نہیں کیا گیا اور اس پراجیکٹ پر کوئی کام بھی شروع نہیں ہوا۔ کیا میں آپ کی وساطت سے جان سکتی ہوں کہ پھر یہ ڈیپارٹمنٹ کیا کرتا ہے، اس کا دائرہ کار کیا ہے اور کون سا ڈیپارٹمنٹ ڈرگ کنٹرول پروگرام کا کام کرتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات / انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ سوال ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ تھا لیکن انہوں نے ہمیں یہ سوال کیا ہے۔ ڈرگ کنٹرول کے حوالے سے 12-2011 میں لاہور میں ڈرگ فری سٹی پراجیکٹ شروع کیا گیا تھا اور یہ 15-2014 تک تین سال کا

پراجیکٹ تھا جس میں Anti-Narcotics Force(ANF) نے 60 فیصد polling کیا اور پنجاب حکومت نے 40 فیصد polling کیا اس سے لاہور میں منشیات کے خاتمے کے لئے خاطر خواہ اقدامات کئے گئے۔ ڈرگ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے related ہے اگر یہ منشیات کے حوالے سے سوال ہو تو منشیات کو کنٹرول کرنے کے لئے محکمہ آبکاری و محصولات کام کر رہا ہے اور ابھی اسی سال recently وزیر اعلیٰ نے ہماری request پر ایک ڈی جی ایکسائز انٹی نارکوٹکس کی اسامی create کی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس سال پنجاب کی چار ڈویژن میں ایکسائز کے پولیس سٹیشن بھی بنا رہے ہیں جو منشیات کو کنٹرول کرنے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے اور محکمے میں نئے لوگوں کو بھی لایا جا رہا ہے کیونکہ اس وقت ہمارے محکمے میں منشیات کو کنٹرول کرنے کے لئے اتنے لوگ نہیں ہیں اس لئے نئی recruitments بھی ہو رہی ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ پوری طرح سے محکمے کی capacity build کر دی جائے گی اور پورے پنجاب میں بڑی سختی سے منشیات کو کنٹرول کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر یہ ڈیپارٹمنٹ کا سوال نہیں تھا تو پھر اسے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ میں جانا چاہئے تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سوال کو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو refer کر دیتے ہیں۔ محترمہ! ہم اس سوال کو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو refer کر رہے ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ بہت ہی important issue ہے ہماری نوجوان نسل ضائع ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس سوال کو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو refer کر دیا گیا ہے اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اس کا تفصیل سے جواب دے گا۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ بہت تیزی سے پھیل رہا ہے اور خاص طور پر بستیوں اور ایسے علاقوں میں لوگ جگہ جگہ کھڑے ہو کر یہ openly کر رہے ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ اسے کنٹرول کیوں نہیں کر رہا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل صحیح۔ اگلا سوال نمبر 8599 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9423 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8869 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! On his behalf

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9381 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب محمد ثاقب خورشید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ آبپاشی میں درجہ چہارم کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*9381: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ انہار فیصل آباد ڈویژن (جھنگ برانچ، گوگیرہ برانچ) میں حال ہی میں درجہ چہارم کی خالی اسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے یا اس کا عمل جاری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی بھرتی پالیسی کے مطابق خواتین کو empower کرنے کے لئے سرکاری ملازمتوں میں 15 فیصد کوٹا مختص کیا گیا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کل کتنی اسامیوں پر بھرتی کی گئی اور کتنی اسامیوں کے لئے اشتہار جاری کیا گیا اور حکومت کی پالیسی کے مطابق کتنی خواتین بھرتی کی گئیں؟

(د) اگر مذکورہ بالا اسامیوں پر بھرتی کرتے وقت حکومت کی پالیسی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مختص کوٹا کے مطابق خواتین بھرتی نہیں کی گئی تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟

(ہ) کیا محکمہ ذاتی مفاد کی خاطر حکومت کے قوانین اور پالیسی کی دھجیاں اڑانے والے افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) لوئر گوگیرہ ڈویژن فیصل آباد اور جھنگ ڈویژن LCC ویسٹ میں درجہ چہارم کی خالی اسامیوں پر حکومت پنجاب کی جاری کردہ کنٹریکٹ ملازمت پالیسی 2004 اور سروس رولز کے مطابق بھرتی کی گئی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کی طرف سے جاری کردہ Woman Empowerment Policy کے مطابق خواتین کے لئے 15 فیصد کوٹا مختص ہے۔

(ج) فیصل آباد لوئر گوگیرہ ڈویژن میں درجہ چہارم کی کل 28 اسامیوں کا اشتہار دیا گیا تھا۔ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اسی طرح جھنگ ڈویژن میں درجہ چہارم کی کل 113 اسامیوں کا اشتہار دیا گیا تھا ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے یہ اشتہار گورنمنٹ کی بھرتی پالیسی کے مطابق تمام کوٹے مدنظر رکھتے ہوئے دیئے گئے، بھرتی کی تفصیل ضمیمہ (پ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لوئر گوگیرہ ڈویژن میں 28 میں سے 21 اور جھنگ ڈویژن میں 113 میں سے 67 اسامیاں بیلداروں کی تھیں۔ بیلدار کی ڈیوٹی نہر کی دیکھ بھال کرنا ہوتی ہے۔ اسے دن رات نہروں پر کسی اور کلہاڑی کا کام کرنا ہوتا ہے اور نہروں کے بند ٹوٹنے کی صورت میں پانی میں تیرنا بھی ہوتا ہے۔ جو خواتین کے لئے بہت مشکل بات ہے۔ اس وجہ سے بیلدار کی اسامیوں پر خواتین کو بھرتی نہ کیا گیا ہے۔ حکومت کی بھرتی پالیسی کے مطابق ایک خاتون کو بطور خاکروب جھنگ ڈویژن جھنگ میں بھرتی کیا گیا ہے۔

(د) حکومت پنجاب کی جاری کردہ کنٹریکٹ ملازمت پالیسی 2004 اور سروس رولز کے مطابق بھرتی میرٹ پر کی گئی ہے اور کسی پالیسی کی خلاف ورزی نہ کی گئی ہے۔

(ہ) ملازمین کی بھرتی میں تمام حکومتی پالیسیوں کو مدنظر رکھا گیا ہے اور کسی قسم کی کوئی خلاف ورزی نہ کی گئی ہے۔ اگر کسی قسم کی بھی کوئی خلاف ورزی کی شکایت موصول ہوتی ہے یا کوئی

خلاف ورزی محکمہ کے نوٹس میں آتی ہے تو اس کی باقاعدہ محکمانہ انکوائری ہوتی ہے اور خلاف ورزی کرنے والے افسران و ملازمین کو قانون کے مطابق سزا دی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) میں خواتین کے کوٹا سے متعلق سوال کیا گیا تھا اور جواب میں مانا گیا ہے کہ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق خواتین کا کوٹا 15 فیصد ہے۔ اگر خواتین کا کوٹا 15 فیصد ہے تو یہاں پر خواتین کی 22 سیٹیں بنتی ہیں لیکن یہاں صرف ایک خاتون کو appoint کیا گیا ہے۔ منسٹر صاحب بتا دیں کہ 15 فیصد کوٹا کے مطابق خواتین کو jobs دی گئی ہیں یا نہیں اگر نہیں دی گئیں تو کیوں نہیں دی گئیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! بالکل سروس رولز 2004 کے مطابق خواتین کے لئے 15 فیصد کوٹا مقرر ہے اور یہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے۔ اب فیصل آباد لوئر گوگیرہ ڈویژن میں درجہ چہارم کی کل 28 اسامیوں کا اشتہار دیا گیا اسی طرح جھنگ ڈویژن میں درجہ چہارم کی کل 113 اسامیوں کا اشتہار دیا گیا۔ یہاں زیادہ اسامیاں بیلداروں اور چوکیداروں کی تھیں، بیل دار اور چوکیدار نے محکمہ آبپاشی میں دن رات کسی اور کلہاڑی کا کام کرنا ہوتا ہے۔ نہروں کے بند ٹوٹنے کی صورت میں پانی میں تیرنا بھی ہوتا ہے اس لئے پہلے ان کی fitness چیک کی جاتی ہے۔ یہاں صرف خاکروب کی سیٹ پر خواتین آئی ہیں صرف تین لوگوں نے apply کیا تھا اور ان تینوں کی fitness نہیں تھی اس لئے یہ مجبوری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: درجہ چہارم کے علاوہ آپ کے محکمے کی باقی Public appointments through Service Commission ہوتی ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! جی، بالکل۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر9464 سردار وقاص حسن موکل کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر9470 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر9487 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: عباسیہ کینال میں پانی چوری اور سیم و تھور کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*9487: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجند ہیڈ ورکس سے نکلنے والی عباسیہ کینال جس میں 2003 میں پانی چھوڑا گیا لفٹ پمپ سے پانی چوری کرنے کی 30۔ ستمبر2017 تک سالانہ کتنی رپورٹس محکمہ کو موصول ہوئی ہیں پانی چوری کرنے والوں کے نام بتائے جائیں نیز محکمہ نے کیا کارروائی کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) اس نہر کے علاقہ میں 61153 ایکڑ زمین سیم و تھور سے متاثرہ ہوئی ہے۔ سیم زدہ رقبہ کو قابل کاشت بنانے کے لئے فزیبلٹی رپورٹ بذریعہ کنسلٹنٹ (Project Irrigated Agriculture Punjab) مکمل ہو گئی اس کے تحت بہاولپور اور رحیم یار خان کا 38593 ایکڑ رقبہ قابل کاشت بنایا جائے گا اور 18-2017 کے بجٹ میں درج ذیل دو کام شامل کئے گئے ہیں:

1. Mitigation of water logging in Distt. Rahim Yar Khan
2. Reclamation of water logged area the command area of Abbasia canal.

30۔ ستمبر2017 تک ان دو پراجیکٹ پر ضلع رحیم یار خان اور اور ضلع بہاولپور میں کیا کام ہوا ہے۔ ان پراجیکٹس کا کیا سکوپ ہے علیحدہ علیحدہ سے ان پراجیکٹس کی مالیت کیا ہے۔ اب 30۔ ستمبر2017 تک ان پر کتنے اخراجات ہوئے ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف)

i. عباسیہ لنک کینال کو 2003 تا سال 2004 تک تجرباتی Testing Procedure طور پر چلایا گیا اور پھر باقاعدہ طور پر سال 2005 میں آپریشنل کر دیا گیا اور اس کی دیکھ بھال کی ذمہ داری سال 2007 تک پنجند ہیڈورکس ڈویژن کے ذمہ رہی۔ جب سال 2005 سے نہر کے باقاعدہ آپریشنل ہونے کے بعد محکمہ نے پانی چوروں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے متعلقہ تھانہ جات کو سال 2005 تا سال 2007 تک 57 یادداشتیں بابت اندراج پرچہ مختلف پولیس سٹیشن کو بھجوائی گئیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نمبر شمار	سال	تھانہ یادداشتیں			ایف آئی آر	تعداد قاصران
		چنی گوٹھ	لیاقت پور	کھتڑی بنگلہ		
1	2005	18	16	06	2	40
2	2006	04	04	--	0	08
3	2007	03	--	06	0	09
ٹوٹل میزان		25	20	12	02	57

ii. بعد ازاں بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر 1963945 مورخہ 20-11-2007 کو عباسیہ لنک کینال کا انتظامی کنٹرول خانپور کینال ڈویژن کے حوالے کر دیا گیا۔ سال 2007 تا سال 2010 کے دوران پانی چوری کے وقوعہ جات کے قاصران کی کل تعداد 950 اور اسی سلسلہ میں محکمہ نے مختلف پولیس سٹیشن میں 167 ایف آئی آر کا اندراج کرایا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	تھانہ یادداشتیں				ایف آئی آر	تعداد قاصران
		چنی گوٹھ	لیاقت پور	ڈیراور	احمد پور		
1	2008	32	03	45	--	25	104
2	2009	18	05	65	--	34	61
3	2010	11	01	82	14	108	785
ٹوٹل میزان		61	09	192	14	167	950

iii. بعد ازاں عباسیہ لنک کینال کی دیکھ بھال کی ذمہ داری بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر 39-8236 مورخہ 29-08-2010 کے ذریعے سال 2010 میں احمد پور کینال ڈویژن کے ذمہ سونپی گئی ہے۔ احمد پور کینال ڈویژن نے پانی چوروں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے متعلقہ تھانہ جات کو سال 2011 سے 30۔ستمبر 2017 تک 2054

یادداشتیں بابت اندراج پرچہ پولیس بھجوائی گئیں اور تقریباً 66 ایف آئی آر مختلف تھانوں میں درج ہوئیں۔

تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	تھانہ یادداشتیں			ایف آئی آر	تعداد قاصران
		ڈیراوار	چنی گوٹھ	احمد پور صدر		
1	2011	324	142	70	24	769
2	2012	38	28	09	09	219
3	2013	205	15	37	18	637
4	2014	162	159	26	14	569
5	2015	276	110	18	--	522
6	2016	79	41	08	01	212
7	2017	215	79	13	--	421
ٹوٹل میزان		1299	574	181	66	3349

نوٹ: سال 2005 تا 2017 تک کل مالیتی۔/2,99,90,78,374 (2999.078) ملین کا تاوان قائم کیا گیا ہے اور کھتونی میں عملدرآمد کے بعد محکمہ مال کو بھجوا دیا گیا جس کی وصولی محکمہ مال سے متعلقہ ہے۔

(ب)

1. علاقہ کے مکین اور اُن کے نمائندگان کی نشاندہی کے بعد سکیم نمبر 1 Mitigation of water logging in Distt Rahim Yar Khan کی Feasibility Report جو کہ PIAP/NESPAK سے منظور ہونے کے بعد محکمہ ہذا نے اس سکیم کا PC-I پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو بھجوا دیا ہے۔ جن کی باقاعدہ انتظامی منظوری آنا ابھی باقی ہے اور اسی طرح سکیم نمبر 2 Reclamation of water logged area of the command area of Abbasia Canal کو بھی موثر کرنے کے لئے حکومتی سطح پر اقدامات کئے جا رہے ہیں۔
2. چونکہ سکیموں کی انتظامی منظوری و مالیتی فنڈز آنا ابھی باقی ہے لہذا 30۔ستمبر 2017 میں ان دو پراجیکٹس پر ضلع رحیم یار خان اور ضلع بہاولپور میں کوئی کام نہ ہوا ہے۔ سکیموں کی منظوری اور فنڈز مہیا ہونے پر ان سکیموں کو شروع کرنے کے لئے بروئے قانون کارروائی کی جائے گی۔

مزید برآں سکیم نمبر 1 کا ابتدائی تخمینہ مبلغ 1607.76 ملین اور سکیم نمبر 2 کا ابتدائی تخمینہ 1800.00 ملین روپے ہے

3. سکیم نمبر 1 سے 24000 ایکڑ اور سکیم نمبر 2 سے 36000 ایکڑ رقبہ دوبارہ کاشتکاری کے قابل ہو جائے گا۔
4. 30۔ستمبر 2017 تک ان دو سکیموں پر حکومتی خزانہ سے کوئی فنڈز ادا کئے گئے ہیں اور نہ ہی کوئی اخراجات ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پنجند ہیڈ ورکس ڈویژن، عباسیہ لنک کینال، خانپور کینال ڈویژن پھر احمد پور کینال ڈویژن اس کا انتظام تین ڈویژن کے سپرد ہوتا رہا ہے۔ اس میں پانی چوری کے حوالے جو کیسز درج ہوئے ہیں وہ ایک جگہ پر 57 ہیں، خانپور کینال ڈویژن کی طرف سے 950 ہیں اور احمد پور کینال ڈویژن کی طرف سے 3349 کیسز درج ہوئے ہیں۔ اس میں جو جمع خرچ ہوا جو سزا ہوئی جو recovery ڈالی ہے وہ 2۔ارب 99 کروڑ 90 لاکھ 78 ہزار 374 روپے بنتی ہے۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں سے کتنی رقم وصول ہوئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جواب سے جو figures پڑھی ہیں وہ بالکل درست ہیں یعنی سال 2005 تا 2017 تک کل مالیتی 2999.078 ملین روپے کا تاوان قائم کیا گیا ہے۔ اس کی recovery محکمہ انہار نہیں کرتا بلکہ یہ بورڈ آف ریونیو کا کام ہے اور بورڈ آف ریونیو کے figures کا مجھے علم نہیں ہے۔ اس کا جواب بورڈ آف ریونیو والے ہی دے سکتے ہیں۔ ہمارا کام ان پر FIRs کروانا اور ان کے خلاف تاوان ڈالنا تھا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اپنے ضمنی سوال پر insist نہیں کرتا لیکن میں گزارش کروں گا کہ محکمہ کا یہ کام ہے کہ وہ اپنے cases کو follow کرے۔ میرا یہ valid ضمنی سوال ہے کہ محکمہ کو معلوم ہونا چاہئے کہ کتنی recovery ہوئی ہے؟ بہر حال میں اس ضمنی سوال کو چھوڑتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے اس نہر کا خود visit کیا ہے۔ میرا وہاں پر ایک زمیندار دوست ہے اور اس کی زمین water logged ہو گئی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ صرف ایک موگا نہیں بلکہ پوری کی پوری ایک نہر ناجائز طور پر اس کی زمین کے ساتھ ساتھ نکالی گئی ہے۔ اس نہر سے کئی زمیندار پانی لے

رہے ہیں اور یہ نہر اب بھی چل رہی ہے۔ بہت سارے لوگ اس نہر سے غیر قانونی موگے لگا کر پانی چوری کر رہے ہیں۔ بعض حساس اداروں کے ریٹائرڈ افسران کو یہاں پر زمین ملی ہوئی ہے اور وہ بھی یہاں سے پانی چوری کر رہے ہیں۔ میں محکمہ سے کہوں گا کہ اگر یہ پانی فالتو ہے تو محکمہ باقاعدہ ہوم ورک کر کے ان موگا جات کو regularize کر دے تاکہ چوری چکاری کا سلسلہ ختم ہو جائے کیونکہ اگر پانی available ہے تو تب ہی لوگ چوری کر رہے ہیں۔ اس پانی چوری کی وجہ سے محکمہ کروڑوں روپے کما رہا ہے۔ محکمہ اس کی regularization میں رکاوٹ بنا ہوا ہے کیونکہ اس سے ان کی آمدنی ختم ہو جائے گی۔ منسٹر صاحب ماشاءاللہ باصلاحیت اور معاملات کو سمجھتے ہیں۔ وہ اس سلسلے میں ایک کمیٹی بنائیں اور میں بھی اس کمیٹی کو assist کروں گا۔ کیا منسٹر صاحب اس کام کے لئے تیار ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر ریگولرائزیشن کی جو بات کر رہے ہیں اس حوالے سے already محکمہ نے ایک summary move کی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر اگر اس کمیٹی میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو ہم ان کو بھی شامل کر لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! ڈاکٹر سید وسیم اختر کو ساتھ بٹھائیں اور ان سے تجاویز لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پچھلے پانچ سال سے حزب اختلاف اور حکومتی بنچوں کی طرف سے ہم اس بات کو مسلسل point out کر رہے ہیں کہ اگر کہیں سے کوئی موگا ٹوٹتا ہے تو اس پانی کا استعمال ایک یا دو لوگ کرتے ہیں لیکن مقدمہ ان سب کے خلاف درج ہو جاتا ہے جو کہ اس موگا سے منسلک ہوتے ہیں۔ اس کے بعد محکمہ پیسے لے کر آہستہ آہستہ اس مقدمہ سے بندے نکالتا رہتا ہے یعنی محکمہ کے لوگ اس کام کے بھی پیسے کماتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس پورے ایوان کی یہ متفقہ رائے بنی ہوئی تھی کہ اس قانون کو rationalize کریں، جو لوگ حقیقت میں پانی چوری کرتے ہیں صرف انہیں قانون کے دائرے میں لایا جائے اور پورے موگے کے لوگوں کو اس میں شامل نہ کیا جائے۔ یہ طریق کار بالکل انصاف کے تقاضوں کے خلاف ہے لہٰذا اس کی rectification ہونی چاہئے۔ منسٹر صاحب اس کے لئے کیا plan رکھتے ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر کے علم میں ہو گا کہ اسی حوالے سے یہاں پر جناب محمد عامر اقبال شاہ نے بھی بات کی تھی اور اس پر ایک کمیٹی بھی بن چکی ہے۔ یہ بات درست ہے کہ جو لوگ پانی چوری کرتے ہیں ان کے خلاف FIRs درج ہونی چاہئیں بلکہ ہم تو صرف رپورٹ کرتے ہیں اور FIR درج کرنا اور investigate کرنا پولیس کا کام ہے۔ پہلے ہی یہ چیز اسمبلی میں point out ہو چکی ہے اور اس پر کمیٹی بن چکی ہے۔ اس کمیٹی کی جب تجاویز آ جائیں گی تو پھر ان پر محکمہ انشاءاللہ تعالیٰ عملدرآمد کرے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ بھی کاشتکار ہیں۔ میں التماس کروں گا کہ انہیں ایک مہینے کا وقت دیں اور یہ ایک مہینے کے اندر اپنی رپورٹ پیش کریں۔ پہلے ہی اس معاملے کو take up کرتے ہوئے پانچ سال ہو چکے ہیں۔ اگر اسمبلی موجود رہتی ہے تو یہ ایک مہینے کے بعد ہمیں اس کی update پیش کریں۔ یہ معاملہ پچھلے پانچ سال سے لٹک رہا ہے لہٰذا اب اس کا فیصلہ ہو جانا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس معاملے کو جلد از جلد wind up کریں اور مکمل کرائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آخری ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس نہر کی وجہ سے water logged ہو گیا یعنی اس نہر کے علاقہ میں 61153 ایکڑ زمین سیم و تھور سے متاثر ہوئی ہے۔ میری معلومات کے مطابق اس کے لئے دو projects بنائے گئے تھے۔ ان میں پہلا منصوبہ District Mitigation of water logging Rahim Yar Khan. کا ہے اور دوسرا Reclamation of water logged area the command area of Abbasia Canal. کا project بنایا گیا تھا۔ سب process مکمل ہونے کے بعد اس کا PC-I بن گیا۔ منسٹر صاحب نے خود admit کیا ہے کہ 2017-18 کے اندر ان سکیموں پر کام کرنا تھا لیکن جواب میں یہ لکھا گیا ہے کہ:

"اس سکیم کے تحت یہ سارا رقبہ زیر کاشت لایا جا سکتا ہے لیکن ان دونوں سکیموں پر حکومتی خزانے سے کوئی فنڈز ادا کئے گئے ہیں اور نہ ہی کوئی اخراجات ہوئے ہیں۔"

جناب سپیکر! میں اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں۔ ہمارے ساتھ ہمیشہ یہ سوتیلوں والا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ ہمارے چھوٹے کاشتکار متاثر ہیں۔ یہ water logged area ہے۔ حکومت نے خود ہی منصوبہ بنایا لیکن اس کے لئے فنڈز مہیا نہیں کر رہی۔ اس کے نتیجے میں ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ لاہور والوں کی priorities کچھ اور ہیں۔ ہمارے علاقے کی ترقی کے لئے منصوبے تو بنتے ہیں لیکن ہمیں فنڈز release نہیں کئے جاتے۔ میں اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں۔ اب اس حکومت کے دو یا اڑھائی مہینے رہ گئے ہیں اور مجھے نہیں لگتا کہ ہمیں یہ فنڈز ملیں گے۔

جناب سپیکر! میں اسی لئے بار بار ایوان کے اندر یہ بات عرض کرتا ہوں کہ اب لاہور سے اتنا بڑا صوبہ govern نہیں ہوتا اس لئے ہمارا بہاولپور صوبہ بحال کیا جائے۔ اس حوالے سے اسمبلی کی قرارداد منظور ہو چکی ہے۔ میں اس سلوک کی وجہ سے ٹوکن بائیکاٹ کروں گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر ٹوکن بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس کا جواب تو سُن لیں۔ ڈاکٹر صاحب! واپس تشریف لے آئیں اور اس کا جواب سُن لیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کیا اس وقت گیلری میں محکمہ آبپاشی کے سیکرٹری موجود ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی تھوڑی دیر پہلے تو وہ موجود تھے۔ میں نے خود ان کو یہاں بیٹھے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر وہ کہیں چلے گئے ہیں تو ان کو واپس بُلوایا جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! سکیم نمبر 1 Mitigation of water logging in District Rahim Yar Khan سے متعلق ہے۔ یہ سکیم محکمہ پی اینڈ ڈی سے منظور ہو چکی ہے۔ اب اس کا estimate فائنل ہو گا اور پھر یہ سکیم tendering process میں جائے گی۔ یہ 1600 ملین روپے کی سکیم ہے۔ محکمہ پی اینڈ ڈی سے یہ سکیم منظور ہو چکی ہے اور اس کے لئے رقم بھی مختص کی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری سکیم Reclamation of water logged area of the command area of Abbasia Canal کی ہے۔ یہ سکیم consultant کی طرف سے clear ہو چکی ہے۔ اس کا تخمینہ 1800 ملین روپے لگایا گیا ہے۔ یہ سکیم 19-2018 کے بجٹ کی window میں ڈالی گئی ہے اور انشاءاللہ یہ بھی منظور ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب! آپ کی ایک سکیم تو منظور ہو چکی ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! ان کی ایک سکیم منظور ہو چکی ہے اور اسی لئے میں عرض کر رہا تھا کہ وہ walkout نہ کریں بلکہ پہلے میرا جواب سُن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کا بائیکاٹ بنتا ہی نہیں تھا کیونکہ آپ کی ایک سکیم تو منظور ہو چکی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں تو یہ عرض کرتا ہوں کہ ہمارے ضلع کے پیسے ہمیں ملنے چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کی ایک سکیم منظور ہو چکی ہے اور اس کے پیسے بھی release کر دیئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انشاءاللہ میں چیک کر لوں گا اگر اس سکیم کے پیسے نہ ملے ہوئے تو پھر میں منسٹر صاحب کے اس بیان کے اُوپر تحریک استحقاق move کرنے کا حق رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کی دوسری سکیم 19-2018 کی ہے جبکہ آپ کی پہلی سکیم تو منظور ہو چکی ہے اور اس کے پیسے بھی release ہو چکے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بھی اس سوال پر ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پوچھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر کا بڑا valid point ہے کہ موگاجات کے حوالے سے کسانوں کو بہت سے problems face کرنے پڑتے ہیں۔ یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ موگاجات کے حوالے سے Pick and choose ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا جب ایک موگا ٹوٹتا ہے تو اس پورے موگا سے جتنے زمیندار پانی حاصل کرتے ہیں ان سب پر FIR درج ہوتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب دو باتیں کر گئے ہیں۔ پہلے انہوں نے کہا کہ ایک مہینہ اسمبلی رہے گی اور بعد میں کہہ گئے ہیں کہ دو اڑھائی مہینے اسمبلی رہے گی۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ اگر ہم کوئی اچھی بات کریں تو وزیر آبپاشی اس کو سُن لیا کریں۔ منسٹر صاحب نے بڑی مہربانی کی اور میرے حلقے میں موگاجات کے کافی سارے مسائل انہوں نے حل کروائے ہیں لیکن اس مسئلے کے حوالے سے آپ سے گزارش ہے کہ اس سوال کو pending فرما دیں یا اس کے لئے کوئی کمیٹی بنا دیں۔

جناب سپیکر! آپ نے پہلے direction دی ہے کہ جس معزز ممبر کا سوال ہے اُن کو کمیٹی میں شامل کیا جائے تو میری گزارش ہے کہ rural areas میں جہاں زمینداروں کے مسائل ہیں وہاں کے concerned MPA کو اُس کمیٹی میں شامل کریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! اس کمیٹی کے لئے آپ لکھ کر تجاویز دے دیں اور میں وزیر موصوف کو direct کر رہا ہوں کہ جس معزز ممبر کی طرف سے مثبت تجاویز آئیں اُن کو اُس میں شامل کیا جائے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس کے لئے کوئی time frame مقرر کر دیں کیونکہ وہ مسئلہ میرا بھی ہے، آپ کا بھی ہے اور پنجاب کے تمام زمینداروں کا وہ مسئلہ ہے۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! وزیر آبپاشی سے گزارش ہے کہ تونسہ میں چشمہ رائٹ بنک کینال ہے جس کے حوالے سے میں دو پوائنٹس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو اس کینال کا 6/5 سو کیوسک پانی چوری ہو رہا ہے اُس چوری کو رُکوانے کے لئے کوئی تدارک کر دیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اُس کینال کا عملہ پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! خواجہ صاحب کی بات بالکل درست ہے لیکن وہ کینال واپڈا کے پاس ہے اُس کے باوجود بھی ڈی جی خان کی ہماری ٹیم ڈی آئی خان گئی ہے اور وہ خیبر پختونخوا حکومت کی وجہ سے ہو رہا ہے کیونکہ وہاں سے پانی چوری ہو رہا ہے۔ پنجاب حکومت نے واپڈا کے ساتھ intervene کر کے پوری کوشش کی ہے کہ ان تک پانی پہنچے اور الحمدللہ میں نے ان کا پانی پہنچا کر دیا ہے۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! پھر بھی 7/6 سو کیوسک پانی کم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال میاں محمد رفیق کا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9516 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ راجباہ کو پختہ کرنے اور پلوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*9516: میاں محمد رفیق: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں تمام انہار یا راجباہ جن کا ڈسچارج 50 کیوسک تک ہے ان کو پختہ کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسی پروگرام کے تحت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نہر جھنگ برانچ سے نکلنے والے راجباہ اور لوئر گوگیرہ کو پختہ یا ان کی لائننگ کر دی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان راجباہ پر سو سال سے بھی پرانے اور خستہ حال پلوں کی تعمیر نو یا مرمت نہیں کی گئی ہے جس سے ٹریفک اور پانی کے بہاؤ میں شدید مسائل پیدا ہو رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان خستہ حال پلوں کی تعمیر نو یا مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) صوبے میں جن راجباہ کا ڈسچارج 50 کیوسک تک ہے محکمہ اُن کو پختہ کرنے کا کام کر رہا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

تعداد کل راجباہ 50 کیوسک تک	=	2556
تعداد کل راجباہ 50 کیوسک تک جو پختہ ہو چکے ہیں	=	1021

(ب) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نہر جنگ برانچ لوئر سے نکلنے والے راجباہ جن کا ڈسچارج 50 کیوسک تک ہے جس کی لائننگ کر دی گئی ہے اسی طرح لوئر گوگیرہ برانچ سے نکلنے والے راجباہ جن کا ڈسچارج 50 کیوسک تک ہے اُن کی بھی لائننگ کر دی گئی ہے۔ ماسوائے ترکھانی ڈسٹی RD124+597 تا RD153+037 ٹیل، کالو کا مائنر RD 00+0 تا RD 18+000 ٹیل، مونگی ڈسٹی RD 108+300 تا RD121+278 ٹیل۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ تمام Crossing Bridges پرانے پُلوں کی مرمت نہیں کی گئی، جس سے ٹریفک اور پانی کے بہاؤ میں کوئی رکاوٹ آتی ہے۔ تمام پرانے پُل جن کی مرمت کی ضرورت ہو ان کی مرمت کر دی جاتی ہے۔

(د) جو پل محکمہ انہار کی حدود میں آتے ہیں ان کی بروقت مرمت محکمہ انہار کرتا ہے اور اس کے علاوہ جو پل محکمہ ریلوے۔ محکمہ ہائی وے یا لوکل گورنمنٹ نے تعمیر کئے۔ ان کے بارے میں متعلقہ محکمہ بہتر آگاہی فراہم کر سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ اس میں گونگلوں سے مٹی جھاڑی گئی ہے۔ جز(الف) میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 50 کیوسک پانی والے موگا جات کو پختہ کر دیا گیا ہے تو کیا محکمہ 50 کیوسک سے کم پانی والے موگا جات کو بھی پختہ کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! 50 کیوسک پانی والے موگا جات کو پختہ کرنے کی ذمہ داری محکمہ آبپاشی کی ہے اور 50 کیوسک سے کم پانی والے موگا جات کو پختہ کرنے کی ذمہ داری اصلاح آبپاشی کے پاس ہے تو وہ محکمہ زراعت کا ڈیپارٹمنٹ ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جب colony areas آباد ہوئے اور انگریزوں نے نہری نظام جاری کیا اُس وقت نہروں پر جو پُل تعمیر ہوئے تو سوال یہ تھا کہ اُن پُلوں کی مرمت کی گئی یا نہیں؟ محکمہ نے جواب دیا ہے کہ اُن پُلوں کی مرمت کر دی گئی ہے۔ وہ نہریں چونکہ ground level پر بنی تھیں اور پُل بھی اتنے اُونچے نہیں تھے تو اس نہری نظام کے سو سال گزرنے کے بعد زمین کی سطح elevate ہو گئی ہے لیکن پُل ویسے ہی کھڑے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اُن پُلوں کو اوپر سے اور کناروں کو مرمت کر دیا گیا ہو لیکن یہ پُلیں چونکہ low level ہیں تو اس پُلوں کے نیچے سے پانی کا نکاس اب بھی مشکل ہے لہذا ان پُلوں کو از سر نو تعمیر کیا جانا چاہئے تھا تا کہ ان پُلوں کے نیچے سے پانی کا نکاس درست ہو سکے۔ میرا ایک دوسرا بھی ضمنی سوال ہے کہ لوئر جھنگ برانچ پر 387۔ ج ب گاؤں میں ایک پُل ہے جس کی مرمت نہیں کی گئی ہے جبکہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ تمام پُل مرمت کر دیئے گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! محکمہ آبپاشی کے پاس آٹھ پُل تھے جن کی مرمت کر دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ جس پُل کے نیچے سے پانی کی نکاسی کا کوئی مسئلہ ہے تو معزز ممبر اُس کی نشاندہی کر دیں ہم انشاءاللہ اُس پر پوری کارروائی کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر آبپاشی صاحب! میاں محمد رفیق صاحب جس پُل کی بات کر رہے ہیں اُس کو دیکھ لیں۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! مذکورہ پُل اگر میرے محکمہ کی ذمہ داری ہوئی تو میں بالکل اُس کی مرمت کرادوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ وہ پُل لکھ کر وزیر موصوف کو دے دیں اگر وہ پُل محکمہ آبپاشی کا ہے تو ہم اُس کو مرمت کرادیں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں لکھ کر دے دوں گا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے اور یہ بڑی سُوجھ بُوجھ والی بات ہے کہ نہر محکمہ آبپاشی کے کنٹرول میں ہے اُس کے اوپر محکمہ ہائی وے، محکمہ ریلوے یا لوکل گورنمنٹ کوئی پُل بناتی ہے تو یہ اُس سے بے خبر کیسے ہیں؟ اس میں محکمہ آبپاشی کی jurisdiction ہے یعنی watch and ward محکمہ آبپاشی کا ہے لیکن یہ اپنے آپ کو ایسے ہی بے خبر سمجھتے رہیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میری بات سُنیں آپ اپنے حلقے میں ایک سڑک بنواتے ہیں جس میں سے ایک نہر گزرتی ہے وہ سڑک محکمہ ہائی وے بناتا ہے اور پُل بھی محکمہ ہائی وے بناتا جس کی approval محکمہ آبپاشی دیتا ہے۔ جب آپ سڑک بنواتے ہیں تو آپ کہہ دیا کریں کہ پُل محکمہ آبپاشی بنائے۔ اُس وقت آپ پُل بھی بنوا دیتے ہیں اور سڑک بھی بنوا دیتے ہیں تو ان کی کیا ذمہ داری ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جز (ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ جو پُل محکمہ ہائی وے نے یا محکمہ ریلوے نے بنائے ہیں تو اُن سے پوچھا جائے۔ ہم اُن سے کیوں پوچھیں؟ یہ نہر محکمہ آبپاشی کی ہے، jurisdiction محکمہ آبپاشی کا ہے اور watch and ward ان کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! پھر محکمہ آبپاشی نے NOC دینے بند کر دینے ہیں تو پھر آپ کو مسئلہ بن جائے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔ یہ NOC کی بات نہیں ہے بلکہ بات تو یہ ہے کہ ان کا آدمی جو watch and ward پر پھرتا ہے اور وہاں دیکھتا ہے تو کیا اس کو نظر نہیں آتا اور کیا وہ پُل کی رپورٹ نہیں کر سکتا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! میاں صاحب کو کوئی جواب دے دیں اور ان کو مطمئن کر دیں۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! میاں صاحب اگر خود تھوڑا سا سوچیں کہ محکمہ کا کام پانی گزارنا ہے اور ہم نے نہر اور پانی کو look after کرنا ہے۔ یہ جو بات کر رہے ہیں تو جو چیز ہماری ملکیت ہی نہیں ہے، پُل بنا دیئے گئے اور handover ہو گئے جب سڑک گزری ہے تو ہائی وے نے اس کو maintain کرنا ہے یا نہیں کرنا یہ ان کا کام ہے۔ اس کے علاوہ جہاں سے ٹرین گزرتی ہے تو اس پُل کو ریلوے نے maintain کرنا ہے۔ یہ جس purview میں آتا ہے اس کو میاں صاحب سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کر رہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے نہر بنا دی ہے اور پانی چلا رہے ہیں تو پُل بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ یوں تو پھر موٹروے بھی بنی ہے اور باقی سڑکیں بھی بنی ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ میں وزیر صاحب کو دوبارہ بریف کرتا ہوں کہ نہر کا پانی گزر رہا ہے اور پُل ریلوے کا ہے یہ مان لیا کہ انہوں نے بنایا ہے۔ اس کے بعد محکمہ آبپاشی کا شعبہ watch and ward ہے جو محکمہ آبپاشی کی jurisdiction میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں اور انہیں کیا کرنا چاہئے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کیا محکمہ آبپاشی کے بیلدار کو نظر نہیں آتا کہ پانی گزر رہا ہے یا نہیں گزر رہا؟ یہ اتنا ہی بتا دیں۔ کیا اس کے متعلق اب محکمہ ریلوے سے پوچھا جائے گا کہ وہاں سے پانی گزرتا ہے یا نہیں گزرتا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ بتائیں کہ پانی کہاں پر اور کس پُل کے نیچے رکا ہوا ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جو پُل محکمہ ہائی وے نے بنائے ہیں۔ اس حوالے سے آپ جز (ج) کا جواب پڑھ لیں تو پھر آپ میرے سوال کو بہتر طور پر سمجھ سکیں گے۔ آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! یہ ان سے related نہیں ہے۔ اس کے علاوہ آپ کا کوئی اور ضمنی سوال ہے تو وہ کریں۔ آپ خواہ مخواہ ناراض ہو رہے ہیں۔ آپ یہ بتا دیں کہ کون سے پُل کے نیچے سے پانی نہیں گزر رہا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں خواہ مخواہ شور نہیں کرتا۔ ان لوگوں نے جو جواب میں mention کیا ہے کہ محکمہ ہائی وے، محکمہ لوکل گورنمنٹ اور محکمہ ریلوے نے پُل بنائے ہیں۔ محکموں نے پُل بنادیئے لیکن یہ پُل نہروں کے اوپر بنے ہیں۔ ان کے نیچے سے محکمہ آبپاشی کا پانی گزرتا ہے۔ کیا ان کا بیلدار یہ نہیں دیکھتا کہ ان کے نیچے سے پانی گزر سکتا ہے یا نہیں گزر سکتا یا وہ پُل مرمت ہونے یا بند ہونے والے ہیں؟۔ کیا محکمہ ہائی وے یا محکمہ ریلوے وہاں پر پانی گزارنے کے لئے آئے گا؟ ان کے بیلدار کم از کم افسران کو رپورٹ تو کر سکتا ہے کہ وہاں سے پانی نہیں گزر رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ ماشاءاللہ سمجھدار آدمی ہیں۔ آپ اپنے حلقہ یا پورے پنجاب میں کوئی ایک جگہ mention کر دیں یا کوئی ایک پُل mention کر دیں کہ یہاں سے پانی نہیں گزر رہا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ ان کو facilitate کر رہے ہیں جبکہ میرے سوال کا جواب نہیں آرہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ اپنے سوال پر ہی سوال کر رہے ہیں۔ میں سوال کا جز(ج) پڑھ دیتا ہوں:

> کیا یہ بھی درست ہے کہ ان راجباہ پر سو سال سے بھی پرانے اور خستہ حال پُلوں کی تعمیر نو یا مرمت نہیں کی گئی ہے جس سے ٹریفک اور پانی کے بہاؤ میں شدید مسائل پیدا ہو رہے ہیں؟
>
> جز(ج) کا جواب یہ ہے کہ:
>
> یہ درست نہ ہے کہ تمام Crossing Bridges پرانے پُلوں کی مرمت نہیں کی گئی، جس سے ٹریفک اور پانی کے بہاؤ میں کوئی رکاوٹ آتی ہے۔ تمام پرانے پُل جن کی مرمت کی ضرورت ہو ان کی مرمت کر دی جاتی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ جز(د) کو بھی پڑھ لیں پھر آپ کو سوال کا جواب پوری طرح سمجھ آجائے گا جو محکمہ نے بھیجا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب! آپ بتا دیں کون سے ریلوے کے پُل کے نیچے پانی رکا ہوا ہے یا کون سے ہائی وے کے پُل کے نیچے پانی رکا ہوا ہے۔ آپ کوئی جگہ تو mention کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! محکمہ نے ازخود جواب دیا ہے۔ان کے محکمہ نے محکمہ ریلوے اور محکمہ ہائی وے کا نام خود لیا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! میاں صاحب اس کو repeat کر رہے ہیں۔یہ سوال already 23۔اکتوبر2017 کو میاں صاحب نے کسی اور ممبر کے behalf پر پوچھا تھا اور یہ سوال discuss ہو چکا ہے۔یہ آپ کے ریکارڈ پر موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! میاں صاحب کا مسئلہ یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ ریلوے، ہائی وے اور لوکل گورنمنٹ والے پُل بناتے ہیں ان کے نیچے پانی رک جاتا ہے۔آپ میاں صاحب کو بلا لیں اور ان سے پوچھ لیں کہ پورے پنجاب میں کہاں پر کس پُل کے نیچے پانی رکا ہوا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔تمام سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع ساہیوال میں محکمہ ایکسائز کو ریکوری کی مد میں وصول ہونے والی رقم سے متعلقہ تفصیلات

*8753: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبکاری، محصولات اور انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں سال16-2015 سے آج تک محکمہ ایکسائز کی وصولیوں کا ہدف کیا تھا اور کتنی رقم وصول کی گئی؟

(ب) اگر ریکوری ہدف کے مطابق نہیں ہوئی تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ساہیوال کاہدف برائے سال16۔2015 مبلغ۔/29,81,88,546 روپے تھا جس میں سے مبلغ۔/24,99,92,524 روپے ہدف حاصل کیا جا چکا ہے۔ہدف برائے سال17۔2016 مبلغ۔/38,78,80,764 روپے مقرر کیا گیا ہے جس میں سے 31۔03۔2017 تک مبلغ۔/22,81,51,789 روپے داخل خزانہ سرکار ہو چکے ہیں۔

(ب) کاٹن کی فصل میں کمی کی وجہ سے ہدف حاصل نہ ہو سکا۔

ضلع ساہیوال میں شراب کے پرمٹ اور آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*8755: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبکاری، محصولات اور انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2016 سے آج تک ضلع ساہیوال میں کتنے اداروں کو شراب فروخت کی گئی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اس ضلع میں کتنے افراد شراب خریدنے کے لئے لائسنس ہولڈر ہیں؟

(ج) حکومت اس ضلع کے کس کس ہوٹل کو شراب فراہم کرتی ہے اور یہ ہوٹل کس کس کو شراب فروخت کر سکتے ہیں؟

(د) اس ضلع سے شراب کی فروخت سے کتنی رقم ٹیکس کی مد میں حکومت کو سال جنوری 2016 سے آج تک وصول ہوئی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ہ) مزید برآں کن کن مدات sources سے محکمہ ایکسائز کو آمدن ہوئی ہے، سال 16۔2015 اور 17۔2016 کی آمدن و اخراجات تفصیل سے آگاہ کریں نیز آمدن میں اضافے کے لئے محکمہ کون سے اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ساہیوال میں یکم جنوری 2016 سے آج تک کسی ادارے کو شراب فروخت نہ کی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں برائے سال 17۔2016 میں 121 افراد کو پرمٹ جاری کئے گئے۔

(ج) حکومت اس ضلع کے کسی ہوٹل کو شراب فراہم نہ کرتی ہے۔

(د) اس ضلع میں صرف شراب کے پرمٹ جاری کرنے کی مد میں مبلغ۔/12,600روپے کی وصولی ہوئی۔

(ہ) ضلع ساہیوال میں پراپرٹی ٹیکس، موٹروہیکل ٹیکس، تفریحی ٹیکس، کاٹن فیس، پروفیشنل ٹیکس، ایکسائز فیس، کی مدات میں آمدن ہوئی ہے۔ سال16۔2015اور17۔2016 کی آمدن و اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	آمدن	اخراجات
2015-16	249,992,524/-	14,439,926/-
2016-17(مارچ2017تک)	22,8151,789/-	11,120,551/-

آمدن میں اضافہ کے لئے محکمہ ہذاperiodical surveyکرکے پراپرٹی ٹیکس اور پروفیشنل ٹیکس کی مد میں نئے ٹیکس دہندگان اور علاقہ جات کو ٹیکس نیٹ میں لا رہا ہے۔صوبہ بھر کے پراپرٹی ٹیکس کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کیا جارہا ہے۔پہلے مرحلے میں چھ اضلاع جن میں لاہور، راولپنڈی، ملتان، گوجرانولہ، سیالکوٹ اور فیصل آباد شامل ہیں کو کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے۔ موٹروہیکل رجسٹریشن اور ٹیکسیشن کے کمپیوٹر سسٹم کو سینٹرلائزڈ کر دیا گیا ہے۔صوبہ بھر میں ڈیلرز وہیکل رجسٹریشن سسٹم لاگو کر دیا گیا ہے۔غیر رجسٹرڈ گاڑیوں وٹوکن ٹیکس ڈیفالٹر گاڑیوں کے خلاف روڈ چیکنگ روزانہ کی بنیاد پر کی جارہی ہے۔محکمہ کی افرادی قوت میں اضافہ کرنے سے اور لاجسٹکس سپورٹ مہیا کرنے سے محکمہ کی آمدن میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی سے متعلقہ تفصیلات

*8599: میاں طارق محمود: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی کے کتنے دفاتر لاہور میں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کتنے ملازم عہدہ، گریڈوار تعینات ہیں ان کے کام کی نوعیت کیا ہے؟

(ج) اس اتھارٹی کے قیام کے مقاصد کیا ہیں؟

(د) یہ اتھارٹی اپنے مقاصد میں کہاں کہاں تک کامیاب ہوئی ہے؟

(ہ) اس اتھارٹی کے سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے بجٹ کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(و) اس اتھارٹی کے پاس کتنی گاڑیاں کس کس کمپنی اور سی سی کی ہیں؟

(ز) اگر اس اتھارٹی کی کوئی گورننگ باڈی ہے تو اس میں کون کون شامل ہیں اس باڈی کی تشکیل کون دیتا ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی کا لاہور میں صرف ایک دفتر (ہیڈ کوارٹر) ہے جو کہ پنجاب اریگیشن سیکرٹریٹ، پرانی انارکلی لاہور میں واقع ہے اس کے علاوہ پانچ عدد دفتر ایریا واٹر بورڈز کے ہیں۔ ان ایریا واٹر بورڈز اور ان کے ماتحت کسان تنظیموں کے دفتر کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ایریا واٹر بورڈ	کل تعداد کسان تنظیم	کل دفاتر
1۔	ایل سی سی (ایسٹ) سرکل، فیصل آباد	85	32
2۔	(i) ایل سی سی (ویسٹ) سرکل، فیصل آباد	67	20
	(ii) لوئر جہلم کینال سرکل، سرگودھا	06	06
3۔	بہاولنگر کینال سرکل، بہاولنگر	70	69
4۔	لوئر باری دوآب کینال سرکل، ساہیوال	54	36
5۔	ڈیرہ جات کینال سرکل، ڈیرہ غازی خان	120	12
	کل تعداد	402	175

(ب) پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی میں staffing plan کے مطابق ٹوٹل 279 کی پوسٹیں موجود ہیں جبکہ پیڈا ہیڈ کوارٹر اور ایریا واٹر بورڈز میں 162 ملازمین تعینات ہیں۔ مزید یہ کہ چار آفیسر محکمہ اریگیشن سے پیڈا میں ڈیپوٹیشن پر تعینات ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں پیڈا کے علاقہ میں ایس ای صاحب بطور چیف ایگزیکٹو ایریا واٹر بورڈ، ایکسین بطور مینجر (آئی اینڈ سی)، ایس ڈی او بطور اسسٹنٹ مینجر ٹیکنیکل اور سب انجینئر بطور ٹیکنیکل اسسٹنٹ اپنی خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب نے تقریباً صدی پرانے نہری نظام کے انتظامی امور اور طریقہ ہائے کو کسانوں کی شمولیت سے بہتر انتظامی کارکردگی شفافیت اور کم لاگت، تعمیر و مرمت اور آپس کے پانی کی تقسیم کے مسائل کو اپنے طور پر حل کے لئے صوبائی اسمبلی پنجاب نے 27۔جون 1997 کو پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی ایکٹ 1997 پاس کیا۔ ایکٹ کے مطابق پیڈا ایک خود مختار ادارہ کے طور پر اپنے امور سر انجام دے گا۔ پیڈا ایکٹ کے مطابق نہری پانی کی منصفانہ تقسیم، نہروں کی مرمت و دیکھ بھال، آبیانہ کی وصولی، پانی چوری کا خاتمہ اور تنازعات کے حل کے لئے نہری انتظام و انصرام میں کسانوں کی شمولیت کو لازمی قرار دیا گیا ہے تا کہ آبپاشی کے نظام کی مؤثر دیکھ بھال کا انتظام دیرپا بنیاد پر پائیدار بنایا جا سکے اور اس سے فائدہ حاصل کرنے والے کو اس نظام کی دیکھ بھال اور عمل کاری میں شریک کیا جا سکے۔ کسان تنظیم (FO) کی تشکیل میں کسانوں کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ انہیں نہری نظام میں شامل کرنے کا مقصد نہری نظام کو مؤثر بنا کر عوامی نمائندگی دینا ہے۔ موگا کی سطح پر کھال پنچائیت اور راجباہ کی سطح پر کسان تنظیموں کی تشکیل کی جاتی ہے تا کہ نہری نظام میں کسانوں کی شمولیت ہو سکے۔

(د) کسان تنظیموں کا نظام، پیڈا ایکٹ 1997 کے تحت پنجاب کے مختلف علاقوں میں تجرباتی طور پر شروع کیا گیا۔ پیڈا ایکٹ کے تحت کل 17 ایریا واٹر بورڈز قائم کئے جانے ہیں۔ اس وقت 17 میں سے 5 ایریا واٹر بورڈز بن چکے ہیں۔ مختلف ادوار میں کسان تنظیموں کی کارکردگی بڑھانے کے اقدامات کئے گئے ہیں جس کے تحت رول / ریگولیشن میں ترامیم عمل میں لائی گئی ہیں اور اس سلسلے میں 2014 کے ریگولیشن کے تحت مواخذہ، شفافیت، فنانشل اور لیگل ڈسپلن کو بہتر کرنے کے لئے ریگولیشن میں ضروری ترامیم بھی کی گئی ہیں اور نہری مرمتی کاموں میں شفافیت لانے کے لئے تھرڈ پارٹی مانیٹرنگ کو شامل کیا گیا ہے۔ کچھ کسان تنظیموں نے ان ترامیم کی ایماء پر عدالت عالیہ سے stay حاصل کیا ہوا ہے۔ اب ان کی مجموعی کارکردگی جس

میں پانی چوری کو روکنے کے قانون کی مناسب عمل داری کو بنیاد بنا کر محکمہ اریگیشن نے پیڈا کی ایویلوایشن کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کی رپورٹ چند دنوں میں موصول ہونے والی ہے۔

(ہ) پیڈا اتھارٹی کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	بجٹ(ملین)	کل خرچہ(ملین)
1	2014-15	201.62	143.87
2	2015-16	204.72	134.79
3	2016-17	218.77	(Upto 7.3.2017)70.25

مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) پیڈا اتھارٹی کے پاس کل 67 گاڑیاں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ماڈل	سی سی	ٹوٹل
1-	ٹیوٹا لینڈ کروزر	2800	1
2-	لینڈ روور	2800	2
3-	کیا سپورٹج جیپ	2400	1
4-	ٹیوٹا سنگل کیبن	2400	6
5-	سوزوکی بلینو	1300	3
6-	سوزوکی جمنی جیپ	1300	5
7-	ٹیوٹا کرولا ایکس ایل آئی	1300	5
8-	سوزوکی پوٹھوہار جیپ	1000	42
9-	سوزوکی کلٹس / خیبر	1000	2

(ز) پیڈا ایکٹ 1997 میں اتھارٹی کی ساخت کے مطابق موجودہ تشکیل مندرجہ ذیل ہے:

چیئرمین: صوبائی وزیر آبپاشی

ممبران:

(الف) کسان ممبران:

1-	راؤ کاشف رحیم	ممبر صوبائی اسمبلی
2-	میاں محمد رفیق	ممبر صوبائی اسمبلی
3-	رانا عبدالروف	ممبر صوبائی اسمبلی
4-	جناب محمد ارشد خان لودھی	ممبر صوبائی اسمبلی
5-	جاد حیدر گجر	ممبر صوبائی اسمبلی

6۔ سردار عاطف حسین خان مزاری ممبر صوبائی اسمبلی
7۔ مسز پروین اختر ممبر صوبائی اسمبلی
8۔ مسز ثمینہ نور ممبر صوبائی اسمبلی

(ب) غیر کسان ممبران:

1۔ چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ پنجاب
2۔ سیکرٹری خزانہ
3۔ سیکرٹری اریگیشن
4۔ سیکرٹری زراعت
5۔ مینجنگ ڈائریکٹر پیڈا

مزید پیڈا اتھارٹی کی باڈی کی تشکیل (اتھارٹی ممبران کی نامزدگی) وزیر اعلیٰ پنجاب کرتے ہیں۔

ضلع ساہیوال میں ٹیکس وصولی اور بقایاجات سے متعلقہ تفصیلات

*9423: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبکاری، محصولات اور انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ آبکاری و محصولات نے مالی سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنی رقم کس کس ٹیکس کی مد میں وصول کی گئی تفصیل ٹیکس مدوار بتائیں؟

(ب) ضلع ہذا کے کن کن شہروں / قصبہ جات سے محکمہ پراپرٹی ٹیکس وصول کر رہا ہے ان کے نام بتائیں؟

(ج) پراپرٹی ٹیکس کس شرح سے وصول کیا جاتا ہے کیا یہ ٹیکس رقبہ یا بلڈنگ پر وصول کیا جاتا ہے؟

(د) اس وقت کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول کرنا بقایا ہے؟

(ہ) ضلع ہذا میں کتنے ملازمین کون کون سے عہدوں پر کب سے تعینات ہیں اور کتنے افسران وملازمین کے پاس عہدوں کا اضافی چارج ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ آبکاری و محصولات نے مالی سال15-2014،16-2015 اور17-2016کے دوران مجموعی طور پر درج ذیل وصول کی۔

مالی سال	وصول
2014-15	248،806،752روپے
2015-16	249،992،524روپے
2016-17	279،789،008روپے

مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ہذا کے دو شہروں ساہیوال اور چیچہ وطنی سے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا جارہا ہے۔

(ج) پراپرٹی ٹیکس سالانہ تشخیص کا 5فیصد شرح کے حساب سے وصول کیا جاتا ہے یہ ٹیکس رقبہ اور بلڈنگ دونوں پر بمطابق مقررہ کیٹیگری اور منظور شدہ ویلیوایشن ٹیبل وصول کیا جاتا ہے۔

(د) سال18-2017کے ٹارگٹ میں سے31۔اکتوبر2017تک مبلغ-/65،445،358 روپے وصول کئے جاچکے ہیں اور مبلغ-/710،71،389روپے وصول کرنا باقی ہیں۔

(ہ) ضلع ساہیوال میں تعینات عہدیداران کی تفصیل جھنڈی(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی ہے صرف ایک انسپکٹر حسن خان موٹر برانچ کے پاس ایکسائز برانچ کا اضافی چارج ہے۔

ضلع گجرات میں کینال/راجباہ جات کی تعمیرومرمت
اور خرچ کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*8869: میاں طارق محمود: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال16-2015اور17-2016کے دوران کتنی رقم محکمہ آبپاشی ضلع گجرات کو فراہم کی گئی تفصیل مدوار بتائیں ان سالوں کے دوران کتنی رقم ترقیاتی منصوبہ جات،کینال، مائنر راجباہ جات کی تعمیرومرمت کے لئے فراہم کی گئی ان کے نام اور رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان سالوں کے دوران ضلع گجرات میں خرچ کردہ رقم کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنے ملازمین محکمہ آبپاشی کے کام کررہے ہیں؟

(د) اس ضلع میں کن کن نہروں، راجباہ جات مائنز اور دیگر منصوبہ جات پر کام ہو رہا ہے ان کے نام، تخمینہ لاگت اور جو کام اس وقت تک موقع پر ہوا ہے اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) محکمہ آبپاشی اپر جہلم کینال سرکل میں مالی سال16-2015 میں اور17-2016 کے دوران ضلع گجرات کو جو رقم فراہم کی گئی اس کی تفصیل مدوار درج ذیل ہے

		2015-16	2016-17
		Million	Million
1.	Main Canal	7.679	11.138
2.	Mian Embankment	161.045	42.662
3.	Structures & Building	3.564	6.013
4.	Lining of canal under PSDP	3.000	15.000
5.	ADP	39.00	180.000

(ب) محکمہ آبپاشی اپر جہلم کینال سرکل میں مالی سال16-2015 اور17-2016 کے دوران ضلع گجرات میں جو رقم خرچ کی گئی اس کی تفصیل مدوار درج ذیل ہے:

		2015-16	2016-17
		Million	Million
1.	Main Canal	5.063	5.989
2.	Mian Embankment	109.938	33.593
3.	Structures & Building	2.724	3.132
4.	Lining of canal under PSDP	3.000	11.214
5.	ADP	24.996	175.935

(ج) اس ضلع میں محکمہ نہر یوجے سرکل کے 187 ملازمین تعینات ہیں۔

(د) اس ضلع میں جن کینال مائنرز اور راجباہ جات کے جن منصوبہ جات پر کام ہو رہا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) Concrete Lining of 8-R Disty RD.0+00-20+000(Tail) and Sikerwali Minor RD.0+000-6+400(Tail)

(i) اس منصوبہ کا تخمینہ لاگت 27.561 ملین روپے ہے.

(ii) پختگی نمبرR-8 ڈسٹری بیوٹری برجی نمبر0+600تا8+000 اور برجی نمبری12+500 تا13+500 کا کام ہو چکا ہے اسی طرح سیکر والی مائنر پر پختگی کا کام برجی نمبر0+0000تا 6+400(ٹیل) تک کام مکمل ہو چکا ہے.

(2) Canalization of Nullah Bhimber Gujrat(Phase-I)

(i) اس منصوبہ کا تخمینہ لاگت389.788 ملین روپے ہے.

(ii) اب تک عالی سے ملک پور مٹی کا کام16000 فٹ لمبائی میں جاری ہے اور10000 فٹ مکمل ہو چکا ہے4000 Stone Apron فٹ مکمل ہو چکا ہے۔

5000 Store Pitching فٹ مکمل ہو چکی ہے کلی کے مقام پر2000 فٹ میں مٹی کا کام اور Stone Apron مکمل ہو چکا ہے1400 Stone Pitching فٹ مکمل ہو چکی ہے اور اب تک یہ کام53 فیصد مکمل ہو چکا ہے.

(3) "Feasibility Study for Remodling of UJC"

(i) اس منصوبہ کا تخمینہ لاگت77.196 ملین روپے ہے.

(ii) اس منصوبہ کا تقریباً95 فیصد کام ADP کی مد میں مکمل ہو چکا ہے۔

سرگودھا: عامر مائنز سرگودھا چک نمبر140 / 141 جنوبی تحصیل سلانوالی پانی نہ ملنے کی وجوہات سے متعلقہ تفصیلات

*9470: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عامر مائنز سرگودھا ڈویژن ضلع سرگودھا کا پانی چک نمبر141/140 جنوبی تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا میں دستیاب نہیں ہو رہا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو140 جنوبی کے زمینداروں کو پانی سے محروم رکھنے کی وجوہات کیا ہیں جس کی وجہ سے ان کی فصلات تباہ ہو رہی ہیں اور ان کو بے حد مالی نقصان ہو رہا ہے؟

(ج) 140 جنوبی کے کاشتکاروں کو عامر مائنز سے پانی کی فراہمی کب تک ممکن ہو سکے گی اگر نہیں تو اس کی وضاحت فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) عامر مائنر کا پانی چک نمبر 141-140 جنوبی تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا میں دستیاب ہو رہا ہے عامر مائنر کی ٹیل گیج 0.50 ہے جو منظور شدہ ہے اور ٹیل اپنی منظور شدہ گیج کے مطابق کام کر رہی ہے۔ زمیندار پانی سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے پانی مل رہا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے پانی مل رہا ہے۔

رپورٹ
(جو پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب جناب ممتاز احمد قیصرانی (بھٹو خان) مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب ممتاز احمد قیصرانی (بھٹو خان): جناب سپیکر! میں

The Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018 (Bill No.6 of 2018)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

باؤ اختر علی

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مندرجہ ذیل درخواست باؤ اختر علی، ایم پی اے، پی پی۔144 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 29۔ جنوری تا 8۔ فروری 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری ارشاد احمد آرائیں

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری ارشاد احمد آرائیں، ایم پی اے، پی پی۔233 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 29۔ جنوری 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب کانجی رام

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب کانجی رام، ایم پی اے، این ایم۔365 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 2۔ فروری 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

رائے منصب علی خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست رائے منصب علی خان، ایم پی اے، پی پی۔202 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 5۔ فروری 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نگہت انتصار

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ نگہت انتصار، ایم پی اے، پی پی۔107 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 12 تا 16 اور 19 تا 23۔ فروری 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

الحاج محمد الیاس چنیوٹی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست الحاج محمد الیاس چنیوٹی، ایم پی اے، پی پی۔73 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 31۔ جنوری تا 11۔ فروری 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر نجمہ افضل خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر نجمہ افضل خان، ایم پی اے، ڈبلیو۔320 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 29۔ جنوری تا 2۔ فروری 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب شہزاد منشی!

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ پورے ایوان کا مسئلہ ہے کہ پچھلے دنوں میں ایک فیصلہ اپوزیشن لیڈر اور حکومتی بنچز سے یہ ہوا کہ دوران اجلاس جو parliamentarians آ جاتے ہیں ان کی attendance لگے اور جیسے ہی session ختم ہو تو کوئی بھی parliamentarian آئے اس کی attendance نہ لگے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر پورے ایوان کے behalf پر کہتا ہوں کہ بہت سے parliamentarians دور دراز علاقوں سے آتے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ ان دنوں مختلف جگہوں پر encroachment کے issues ہیں، کہیں احتجاج ہو رہا ہوتا ہے اور جیسے ہی parliamentarians یہاں پر آتے ہیں تو اجلاس کسی نہ کسی وجہ سے چاہے وہ کورم کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے تھوڑے وقت کے بعد ختم ہو جاتا ہے تو parliamentarians یہاں پہنچتے ہیں تو ان کی ایک formal attendance لگتی ہے جبکہ Constitutionally session کے لئے پانچ گھنٹے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر تمام parliamentarians کے behalf پر درخواست کروں گا کہ اپوزیشن لیڈر اور حکومتی بنچز سے بھی کہ جو کمیٹی بیٹھی ہے اس پر براہ مہربانی غور کرے کہ ان چند ایک لوگوں کی وجہ سے جنہوں نے یہاں نہ آکر اپنی حاضریاں لگوائی ہیں تو سزا ان کو ملنی چاہئے باقی parliamentarians جو یہاں پر دور دراز سے یا مختلف hurdles کی وجہ سے یہاں پر دیر سے آتے ہیں تو ان لوگوں کی attendance لگنی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شہزاد منشی صاحب! کتنے افسوس کی بات ہے۔ آپ کو بتادیا جاتا ہے اور آپ کو پتا ہوتا ہے کہ فلاں تاریخ کو اجلاس اس وقت پر شروع ہونا ہے۔ راجن پور سب سے دور دراز علاقہ ہے جو میرا علاقہ ہے۔ اگر میں tribal area سے چلوں تو مجھے یہاں تک آتے ہوئے دس گھنٹے لگتے ہیں۔ اگر میں وقت پر آسکتا ہوں، باقی لوگ آسکتے ہیں تو شہزاد منشی صاحب آپ بھی آسکتے ہیں۔ آپ مہربانی کریں اور یہ بات نہ کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کا گھر تو لاہور میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ میری ایک بات سنیں کہ جب اجلاس ہوتا ہے تو میں یہاں ہوتا ہوں اور اجلاس کے بعد آپ جب بھی check کریں گے تو میں اپنے علاقے میں ہوں گا۔ اگر میں اپنے حلقہ سے روانہ ہوں تو مجھے یہاں تک آتے ہوئے دس گھنٹے لگتے ہیں۔ یہ کوئی logic نہیں ہے اور یہ کوئی صحیح بات نہیں ہے۔ آپ وقت پر آئیں گے تو آپ کو کوئی برا نہیں کہے گا۔ آپ وقت پر آجایا کریں۔ یہ ایوان آپ کے لئے ہے اور یہاں پر آپ کے مسائل discuss ہوتے ہیں۔ اگر آپ وقت پر آتے ہیں تو اس سے آپ سیکرٹری اسمبلی یا مجھے کوئی فائدہ نہیں دیتے۔ آپ اس ایوان میں اپنے مسائل، سوالات اور اپنا ایجنڈا discuss کرنے کے لئے آتے ہیں تو کوشش کریں کہ آپ وقت پر آئیں لہذا جس وقت ایوان ختم ہوگا اس کے بعد attendance نہیں لگے گی۔ جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! میں آپ کو Floor دوں گا لیکن ابھی آپ بیٹھ جائیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری ایک تحریک استحقاق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! میں نے آپ کی تحریک استحقاق پہلے دیکھی نہیں لہٰذا آپ مجھے وہ تحریک استحقاق دکھادیں کیونکہ یہ already سپیکر صاحب کے پاس تھی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ مجھے پڑھ لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! نہیں، ایسے نہیں پڑھ سکتے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ میری بات سن لیں تو میں آپ کو بتادیتا ہوں کہ اس میں کیا لکھا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! میں نے آپ کی تحریک استحقاق پہلے نہیں دیکھی لہٰذا آپ مجھے وہ تحریک استحقاق دکھادیں۔ میں اس تحریک استحقاق کو دیکھ کر آپ کے ساتھ discuss کر لیتا ہوں۔ جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! آپ آصف صاحب کو بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آصف صاحب کو اپنے آفس میں بلا لیتا ہوں۔ میں آپ کی بات سے agree کرتا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں دو سال سے اس چیز کو لے کر چل رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! میری بات سنیں جن کے خلاف آپ نے یہ تحریک استحقاق دی ہے وہ بھی آپ کے colleagues ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! وہ میرے colleagues نہیں ہیں جن کے خلاف میں نے یہ تحریک استحقاق دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! میں آپ کی اس بات سے بالکل agree کرتا ہوں لہٰذا آپ میرے پاس آجائیں میں نے اس کو take up کیا ہوا ہے اور یہ بات لاء منسٹر صاحب کے نوٹس میں بھی ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے اس پر دو منٹ بات تو کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! نہیں، میں نے آپ کو کہہ دیا ہے لہٰذا آپ میرے پاس آ جائیں ہم نے already اس کو take up کیا ہوا ہے، یہ بات لاء منسٹر اور سپیکر صاحب کے نوٹس میں بھی ہے۔ ہم اس کو بڑی سختی سے دیکھ رہے ہیں لہٰذا آئندہ انشاءاللہ آپ کو اس پر شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔ اب آپ بیٹھ جائیں۔ جی، محترمہ!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے اس پر دو منٹ بات تو کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! میں آپ کو اس پر بات کرنے کا موقع دوں گا لہٰذا ابھی آپ صبر کریں۔ اب آپ بیٹھ جائیں۔ جی، محترمہ!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ ایوان سے related معاملہ ہے اور یہ پورے ایوان کا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! یہ بالکل ایسا ہی ہے لیکن ابھی آپ بیٹھ جائیں، میں آپ کو بُلا کر اس پر بات کروں گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 18/75 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ اسے پیش کریں۔

صوبائی دارالحکومت میں غیر معیاری منرل واٹر کی فروخت جاری

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" کی اشاعت مورخہ 15۔ جنوری 2018 کی خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت میں غیر معیاری منرل واٹر کی بوتلوں کی فروخت جاری ہے۔ 150 سے زائد کمپنیوں کے

برانڈز، 85 فیصد رجسٹرڈ نہیں۔ منرل واٹر میں سنکھیے (آرسینک)، سوڈیم اور پوٹاشیم کی مقدار مقررہ معیار سے کہیں زیادہ پائی گئی ہے۔ مضر صحت پانی کی وجہ سے گردوں کا خراب ہونا، ذیابطیس، ہائپر ٹینشن اور کینسر جیسے امراض میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ان کے علاوہ جن بوتلوں میں یہ پانی فروخت ہوتا ہے وہ پولیتھین کی بنی ہوتی ہیں جو بذات خود انسانی صحت کے لئے مضر ہے اسی لئے ہر سال پاکستان کے دس لاکھ افراد یرقان کا شکار ہو رہے ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تحریک التوائے کار نمبر 18/75 پڑھی جا چکی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا ہے اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں کہ یہ تمام تحاریک التوائے کار پانچ سالوں سے pending آ رہی ہیں لیکن ان کے جواب نہیں آتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ آج ہی چیف سیکرٹری کو ان تحاریک التوائے کار کے جوابات کی بابت letter لکھیں، سی ایم آفس کو بھی convey کریں اور next week میں ان تمام تحاریک التوائے کار کے جوابات آنے چاہئیں۔ ان تحاریک التوائے کار سے متعلقہ جو بھی لوگ ہیں وہ اس کا جواب دیں گے۔ انشاء اللہ سوموار تک ان تمام تحاریک التوائے کار کے جواب آئیں گے۔ سیکرٹری اسمبلی آج جو letter آپ لکھیں گے اس کی کاپی میرے آفس میں بھی بھجوائیں۔ باقی تمام تحاریک التوائے کار pending کر دیتے ہیں۔ جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/93 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب! اسے پیش کریں۔

وزیر اعلیٰ کے احکام کے باوجود پنجاب کے سرکاری تعلیمی اداروں میں معذور طلباء سہولیات سے محروم

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 6۔ فروری 2018 کی خبر کے مطابق وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات

نظر انداز کر دیئے گئے۔ پنجاب کے سرکاری تعلیمی اداروں میں معذور طلباء کے لئے سہولیات کا فقدان سامنے آ گیا۔ فیس معافی سمیت طلباء وہیل چیئر و خصوصی ٹریک سے بھی محروم ہیں۔ تفصیلات کے مطابق پنجاب کے کالجوں و سرکاری یونیورسٹیوں کو وزیر اعلیٰ پنجاب کے نوٹیفکیشن 2012 میں خصوصی ہدایات جاری کی گئی تھیں کہ سرکاری اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی نہ صرف فیس معاف کی جائے بلکہ ان میں وہیل چیئرز تقسیم کی جائیں۔ سپیشل طلباء کے لئے یونیورسٹی کے اندر خصوصی ٹریک بنائے جائیں مگر اس کے برعکس تمام تعلیمی ادارے وزیر اعلیٰ کے احکامات ماننے کے بجائے اپنی اپنی یونیورسٹی کے ایکٹ کا حوالہ دے کر معذور طلباء کو وسائل فراہم کرنے سے انکاری ہیں بلکہ بیشتر تعلیمی ادارے سہولیات دینے کی بجائے معذور طلباء سے فیسیں بھی وصول کر رہے ہیں جس کے باعث معذور طلباء میں ہائر ایجوکیشن میں درپیش مسائل کے باعث اضطراب پایا جا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی جانب سے ہدایات میں یہ بات بھی شامل تھی کہ ایسے طلباء کو نہ صرف لیپ ٹاپ فراہم کئے جائیں بلکہ ایک لاکھ روپے سے زائد رقم والی الیکٹرک وہیل چیئرز فراہم کی جائیں۔ ان کو ہاسٹل کی فیس معاف کی جائے اور ہاسٹل میں تمام یوٹیلٹی بلز بھی معاف ہوں۔ یہ ہدایات بھی جاری کی گئیں کہ ان کو خصوصی راستہ بنا کر ایسے ٹائلٹ کی سہولت دی جائے جو معذور افراد کے لئے بنائے گئے ہوں مگر کوئی بھی یونیورسٹی یا کالج کسی سپیشل طالب علم پر اتنے پیسے لگانے کو تیار نہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا ہے اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے لیکن کوشش کریں کہ پیر یا منگل والے دن اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی آ جائے۔ جی، تحریک التوائے کار نمبر 84/18 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

ضلع راجن پور میں بے زمین کسانوں کو الاٹ کی گئی زمین کے لئے پانی کی فراہمی کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے ذاتی علم کے مطابق ضلع راجن پور میں 99-1998 میں صوبائی حکومت نے بذریعہ لینڈ کمیشن بے زمین کسانوں میں فی کس ساڑھے بارہ ایکڑ کے حساب سے تقریباً ڈیڑھ لاکھ ایکڑ زمین کی الاٹمنٹ کی لیکن نہری پانی نہ ہونے کی وجہ سے وہ زمین آج تک کاشت نہ ہو سکی کیونکہ زیر زمین پانی بھی کڑوا ہے۔ داجل کینال تحصیل راجن پور تک رقبے کو سیراب کر رہی ہے۔ عوام کا مطالبہ ہے کہ حکومت داجل کینال کی توسیع کے منصوبے پر عملدرآمد کر کے اس کا دائرہ کار تحصیل روجھان تک بڑھا دے تو تقریباً ڈیڑھ لاکھ رقبہ سیراب ہو گا، جس سے نہ صرف کسان خوشحال ہوں گے، علاقہ ترقی کرے گا بلکہ حکومت کے ریونیو میں بھی اضافہ ہو گا لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! یہ تحریک التوائے کار آپ کے ڈیپارٹمنٹ سے related ہے لہٰذا آپ اس تحریک التوائے کار کا جواب سوموار تک ایوان میں دیں گے۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل) جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

کاشتکاروں کو گنے کی مقررہ قیمت دلانے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں گنے کے حوالے سے دوسرے تیسرے دن بحث ہوئی تھی کہ کسانوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اور اس پر پورا ایوان متفق تھا۔ رانا صاحب اور فوڈ منسٹر نے کہا کہ ہم اس کے لئے کچھ کریں گے اور اس حوالے سے کچھ میٹنگز بھی ہوئی ہیں۔ میرا تعلق بہاولپور سے ہے اور میں اپنے علاقے کے حوالے

سے یہ بات عرض کروں گا کہ وہاں کی لوکل ملوں نے 80/80اور 60/60روپے فی من گنا اپنے ایجنٹوں کے ذریعے خریدا ہے اور کوئی بھی مل 180روپے فی من کے حساب سے قیمت نہیں دے رہی۔ ملوں والے CPRکاٹ دیتے ہیں اور اس کے پیچھے کسان سے یہ لکھوا لیتے ہیں کہ ہم نے paymentکر دی ہے۔ منسٹر صاحبان یہاں ایوان میں جو مرضی کہتے رہیں، دو دو، تین تین ماہ گزر گئے لیکن کسانوں کو کوئی paymentنہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! یہاں ایوان میں دو، تین مرتبہ paymentکے حوالے سے وقت مقرر کیا گیا ہے اور میں نے بھی اس بات کو کافی مرتبہ اٹھایا ہے لیکن ایک مرتبہ منسٹر صاحب بیمار ہو گئے تھے۔ میری آپ سے التماس ہے کہ پیر والے دن آپ حکم فرمادیں کہ منسٹر فوڈ اور سیکرٹری فوڈ یہاں پر آکر ہمیں updateکریں۔ ہمیں updateکرنے سے پہلے اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں گے کہ دونوں اطراف سے آٹھ، دس ایم پی ایز کے علاقوں میں جو اس وقت کسانوں کی عملی کیفیت ہے وہ بیان بھی کر دیں تاکہ ایک صحیح pictureسامنے آجائے چونکہ یہ ایوان بھی اس غرض کے لئے ہے لہٰذا میری requestہے کہ آپ پیر والے دن کے لئے حکم فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ سوموار کو منسٹر فوڈ اور سیکرٹری فوڈ کو یہاں ایوان میں بلائیں تاکہ وہ آکر اس حوالے سے اپنا تفصیلی جواب دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گنے کے حوالے سے پنجاب کے کاشتکاروں کو جو problemsآرہی ہیں اس حوالے سے ایک گزارش ہے کہ متعلقہ منسٹر صاحب، گورنمنٹ اور اپوزیشن کی طرف سے دو تین ایم پی ایز جا کر ان متعلقہ جگہوں کا visitکریں۔ جب آپ گندم کی procurementکرتے ہیں، جب آپ گندم خریدتے ہیں تو آپ کے منسٹر اور دوسرے لوگ وہاں پر جا کر ان مراکز کا visitکرتے ہیں اور ensureکرتے ہیں کہ کسان کو پوری قیمت مل رہی ہے۔ باردانہ مل رہا ہے اس کے مطابق چیزیں ہوتی ہیں۔ آپ یہاں پر گنے کی قیمت کیوں نہیں مقرر کر رہے؟ اس کی وجہ ایک ہے کہ ساری ملیں حکمرانوں کی ہیں اور ساری ملیں تو ان کی ہیں۔ آپ اس وجہ سے under pressureآجاتے ہیں۔ آپ کیوں نہیں orderکرتے کہ جاؤ بھئی میں نے ایک کمیٹی بنا دی ہے جو کہ visitکرے۔ جب کسان مر جائے گا اور جب کسان ختم ہو جائے گا تو پھر آپ جاگیں گے اور پھر ایوان کو اس پر بات کرنے کا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں اسلم اقبال صاحب!میں ایک بات آپ سے کہوں کہ آپ ہر چیز کو negativeلے جاتے ہیں۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہnegative نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری بات سن لیں ناں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!اس سے زیادہ کسان کے ساتھ اور کیا ستم ظریفی ہے کہ اس کا گنا 120 روپے بھی نہیں اٹھا رہے، باہر آڑھتیوں اور مڈل مین کے ذریعے گنا خریدا جا رہا ہے۔ آپ کمیٹی کی میٹنگ رکھیں ناں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب!میری بات سنیں۔ بات یہ ہے کہ آپ کے علم میں شاید نہیں ہے کہ ہر منسٹر کی ڈیوٹی لگی ہوئی ہے۔ ہر منسٹر نے تین تین، چار چار، پانچ پانچ دفعہ ایک ایک مل کو checkکیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!ان کے ساتھ اپوزیشن کے معزز ممبران اسمبلی کو بھی شامل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اپوزیشن کے ممبران کو بھی شامل کر دیتے ہیں۔ اس دن احسن ریاض فتیانہ صاحب نے بات کی تھی تو ہم نے انہیں بھی اس کمیٹی میں شامل کر دیا تھا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!جہاں پر بے ضابطگیاں ہو رہی ہیں اور جہاں پر گنا 130 روپے فی من خریدا گیا ہے تو کیا آپ ensureکرتے ہیں کہ۔۔۔

میاں طاہر: جناب سپیکر!جہانگیر ترین کی ملوں میں اس قیمت پر گنا خریدا گیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جی، خریدا ہے تو کیا ان کے خلاف actionہو گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں across the board بات کر رہا ہوں کہ جہاں پر حکومت کی مقرر کی ہوئی قیمت سے کم قیمت میں گنا خرید اگیا ہے، کین کمشنر بیٹھے ہوئے ہیں تو کیا اسمبلی کو آپ ensure کرتے ہیں کہ ان کے خلاف action لیں گے؟ وہ کوئی بھی ہو اے، بی، سی، ایکس وائی زیڈ کوئی بھی ہو؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! ایک معاملہ سپریم کورٹ میں under discussion تھا جس پر سپریم کورٹ یا میرے خیال میں ہائی کورٹ نے جہانگیر ترین صاحب سے assurance لی تھی کہ آپ رحیم یار خان میں تمام گنا خریدیں گے؟ وہاں پر تین ملیں انہوں نے بند کر دی تھیں۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ترین صاحب اس ایوان میں موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے متعلق بات نہ کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! میری ایک بات سنیں۔ یہ معاملہ عدالت کے اندر آیا ہے اور یہ معاملہ سپریم کورٹ میں discuss ہوتا رہا ہے۔ انہوں نے اپنی commitment پوری نہیں کی لیکن اس کے باوجود وہاں پر تین ملیں بند کر دی گئی تھیں۔ جہانگیر ترین صاحب کی commitment کے اوپر کہ وہ تمام گنا خریدیں گے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی commitment پوری نہیں کی تو انہوں نے وہ تینوں ملیں کھول دی ہیں۔ اب بات یہ ہے کہ میں نے اس پر بات کرنے کے لئے سوموار کا دن مختص کر دیا ہے۔

(اس مرحلہ پر پی ٹی آئی کے معزز ممبران اسمبلی اپنی اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے
اور بیک زبان کہا کہ وہ ملیں غیر قانونی وہاں پر شفٹ کی گئی تھیں)

(شور وغل)

میں نے آپ کو ہائی کورٹ کی ایک بات بتائی ہے اور اب دوبارہ ان ملوں کو کھول دیا گیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! وہ ملیں حکمرانوں کی تھیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں۔ اس کے لئے ہم نے سوموار کا دن مختص کر دیا ہے۔ جو بات میرے علم میں تھی وہ میں نے آپ کو بتائی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! خواہ کوئی ممبر اپوزیشن سے ہو یا حکومت سے وہ تمام پنجاب کے منتخب نمائندے ہیں اور ان سب کا concern ہے۔ آپ جو بات کہہ رہے ہیں کہ جہانگیر ترین صاحب کی وجہ سے ملیں بند ہوئیں تو یہ سپریم کورٹ نے بند کی تھیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! سال ڈیڑھ سال تک مقدمہ چلا جس کے بعد عدالت کا فیصلہ آیا کہ یہ ملیں غیر قانونی طور پر وہاں لگیں اور پھر بند کیں۔ اب اگر سپریم کورٹ نے دوبارہ انہیں کہا ہے کہ تین ماہ کے لئے ان ملوں کو کھول دیں تاکہ وہ کسانوں کا گنا لیں لیکن اس کے باوجود وہاں پر کسانوں کے ساتھ blackmailing ہو رہی ہے اور ان کا گنا نہیں اٹھایا جا رہا۔ اگلی فصل آنے کا وقت ہو گیا ہے اور گنا خشک ہو رہا ہے۔ اب یہ فروری کے آخر تک پورے پنجاب کے اندر کسان بالکل تباہ و برباد ہو جائیں گے اس لئے آپ نے جو کمیٹی بنائی ہے اس میں اپوزیشن کے معزز ممبران کو بھی ڈال لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اس کمیٹی کے لئے آپ نام دے دیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! ایک منٹ ٹھہریں۔ میاں صاحب! آپ معزز ممبران کے نام دے دیں میں انہیں اس کمیٹی میں شامل کروا دوں گا۔ آپ جہاں بھی جانا چاہیں visit کریں تو تمام انتظامات ہوں گے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! آپ نے سوموار کا دن مقرر کر دیا ہے اس لئے بات ختم ہو گئی ہے۔ سردار شہاب الدین خان صاحب کو بھی بتا دیں کہ سوموار کے دن وزیر خوراک بھی آ جائیں گے تو اس دن بات ہو جائے گی۔ قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید صاحب نے جو فرمایا ہے اس کے مطابق آپ کے ممبران کو لے کر ان سے بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ایک کام کریں ناں کہ میاں محمود الرشید جتنے بھی نام دیتے ہیں انہیں کمیٹی میں ڈالیں اور وہ جہاں بھی visit کرنا چاہیں وہاں کے ڈی سی اوز اور ڈی پی اوز سے ان کی coordination کروائیں اور ان کے ساتھ میٹنگ کروائیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے انہوں نے بڑی reasonable بات کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ان کی میٹنگ رکھوائیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ میری تحریک التوائے کار پر بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں فیصلہ ہوا جس پر ایک دن کے لئے ایوان میں بحث کروائی گئی جس کے بعد ہمارے سامنے جو بات آئی، ڈاکٹر سید وسیم اختر موجود ہیں کہ رانا ثناء اللہ خان کی طرف سے پیغام آیا کہ ڈاکٹر سید وسیم اختر اور سردار شہاب الدین خان 90 شاہراہ پر تشریف لے آئیں کیونکہ وہاں پر شوگر ملز مالکان بھی آ رہے ہیں اور تمام ڈی سی صاحبان بھی آ رہے ہیں اس لئے آپ بھی آ جائیں۔ ہم لوگ وہاں گئے۔

جناب سپیکر! کیا ہم لوگ اس وقت حکومت کا حصہ بنتے جب کاشتکاروں پر اس دن جو ظلم ہوا؟ نوٹیفکیشن کے مطابق حکومت نے کاشتکاروں کو گنے کی قیمت 180 روپے دینا تھی لیکن اس دن وہ قیمت 160 روپے کر دی گئی۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر اور میں وہاں سے بائیکاٹ کر کے اٹھ کر واپس آ گئے۔ جس دن یہاں پر بحث ہو رہی تھی تو وزیر خوراک، لا منسٹر اور وزیر زراعت کے چہروں پر عیاں تھا کہ حکومت شوگر ملز مافیا سے ملی ہوئی ہے۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! اس وقت 158 روپے فی من گنے کی قیمت مل رہی تھی لیکن جب سے یہ قیمت 160 روپے مقرر ہوئی تو اس کے بعد سے آج تک کاشتکاروں کو ایک تو پرمٹ نہیں مل رہے اور دوسرا انہیں 128 یا 130 روپے قیمت مل رہی ہے جبکہ مڈل مین 60 سے 70 روپے فی من خرید رہے ہیں اور اب

سیزن بھی ختم ہونے والا ہے۔ میں اس بات پر پانچ منٹ کے لئے گنے کے کاشتکاروں کے حق میں ٹوکن واک آؤٹ کرتا ہوں کہ یہ حکومت کاشتکاروں کو صحیح قیمت دینے کے معاملے میں ناکام ہو چکی ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہاں تو 180 روپے اور 160 روپے فی من گنے کی قیمت کاشتکاروں کو مل رہی ہے جبکہ صوبہ سندھ اور کے پی کے میں تو صرف 90 روپے فی من قیمت دی جا رہی ہے۔ یہ دشمن ہیں، یہ زمینداروں کے دشمن ہیں، یہ ملک کے دشمن ہیں اور یہ عوام کے بھی دشمن ہیں۔ یہاں پر تو زمینداروں کی دادرسی کی جا رہی ہے۔۔۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! تشریف رکھیں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ کوئی طریقہ ہے؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! شکریہ۔ جس دن یہ بحث ہو رہی تھی اور ہمارے وزراء موجود تھے تو میں نے دو تجاویز دی تھیں جن میں ایک یہ تھی کہ آپ سیزن کی جو cutoff date ہے وہ مقرر کروا دیں لیکن آج تک اس کی کوئی شنید نہیں ہوئی۔ میرے خیال میں مارچ کے وسط تک شوگر ملیں بند ہونے جا رہی ہیں اور یہ ظلم ہونے جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اس دن جتنی بھی بحث ہوئی تھی اور میں نے بھی یہ عرض کیا تھا کہ مجھے تو لگ رہا ہے کہ شوگر مافیا کے آگے شکست تسلیم ہو چکی ہے۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ جو payments ہیں وہ payments بھی شوگر ملوں والے نہیں دے رہے تو آپ اور وزراء صاحبان اس وقت یہ کر دیں کہ ایک cutoff date مقرر کروا دیں کہ آپ اگر اپریل کے وسط تک شوگر ملیں چلوا سکتے ہیں اور یہ حکومت چلوا سکتی ہے تو ٹھیک ہے otherwise یہ کمیٹی والی بات جو ہے تو ہم یہ "کالک" اپنے منہ پر نہیں لگوائیں گے اور ہم کمیٹیوں میں نہیں جائیں گے کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اب سیزن تو ختم ہو رہا ہے لہٰذا ان کمیٹیوں میں جانے کا کیا فائدہ ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یا تو آپ ہمیں نومبر میں onboard لیتے کیونکہ جب کرشنگ سیزن شروع ہو رہا تھا تو ہم بیٹھ کر آپ سے پورا تعاون کرتے۔ میں نے اپنی بحث میں بھی اس دن کہا تھا کہ ہمارے پاس کسان آئے تھے کہ ہم ملوں کا گھیراؤ کرتے ہیں لیکن ہم نے انہیں منع کیا کہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو جائے گا اور ultimately نقصان کسان کا ہو گا۔ اب ملیں چلنے دیں اور ان کے ساتھ تعاون کریں لیکن اب پوزیشن یہ ہے کہ وسط مارچ میں ملیں بند ہونے جا رہی ہیں تو میں آپ کے توسط سے یہ عرض کروں گا کہ کم از کم اپریل تک ان ملوں کو جاری رکھیں تاکہ کسان کا جو گنا موجود ہے وہ ملوں میں پورا چلا جائے۔ اس وقت 148.50 مل گیٹ کا ریٹ چل رہا ہے اور مڈل مین کو پرمٹ دے رہے ہیں کسان کو direct پرمٹ نہیں مل رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بھچر صاحب! بات یہ ہے کہ اس پر سوموار کا دن مختص کر دیا ہے اس دن یہاں پر منسٹر صاحب اور متعلقہ سیکرٹری ہوں گے۔ اس دن آپ بھی بات کریں گے، میاں رفیق صاحب بھی بات کریں گے اور سارے ممبران بات کریں گے۔ جو بات آپ کہہ رہے ہیں اس دن آپ کے سامنے ان سے assurance لیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! پہلے یہ شروع کر لیں یہ آپ لوگوں کی قراردادیں ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کل بھی میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر گزارش کی تھی کہ ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں، یہ آپ لوگوں کی resolutions ہیں ۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ کل بھی حکومت کی طرف سے جواب نہیں آیا۔ یہ فیصل سبحان جو کیپٹل انجینئرنگ کا CEO ہے وہ کہتا ہے کہ actual یہ چاروں کمپنیاں شریف فیملی کنٹرول کر رہی ہے اور وہ ہمیں آف شور کمپنیوں کے ذریعے سے payment کرتی ہیں۔ چائنیز SECP کی طرف سے برملا یہ کہا گیا کہ ان تک 2۔ ارب روپیہ منی لانڈرنگ کے ذریعے پہنچا ہے۔ ایک ارب اور کچھ کروڑ روپیہ مزید ابھی آنا ہے۔ وہ فیصل سبحان غائب ہو گیا ہے اس کو آسمان

نگل گیا، زمین میں چلا گیا، وہ کہاں گیا ہے؟ وہ آ نہیں رہا ہے اور یہ اربوں روپے کی کرپشن کا معاملہ زبان زد عام ہے۔ یہاں پر وزیر اعلیٰ صاحب کیوں نہیں آتے؟ اگر وزیر اعلیٰ کو منتخب کیا گیا ہے اور ان پر یہ الزام لگ رہا ہے تو وہ یہاں آ کر وضاحت کریں کہ میرا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب تک وہ یہاں ایوان میں آ کر اس خاص issue پر جس پر ایک بندہ نام لے کر کہہ رہا ہے، یہ 12 سوالات جو چائنیز SECP نے اس سے کئے ہیں ہر سوال کے اندر یہ نظر آتا ہے کہ شریف خاندان اور میاں محمد شہباز شریف نے آف شور کمپنیوں کے ذریعے kickbacks کی رقم باہر پہنچائی ہے۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر! جس طرح وہ پانامہ میں پکڑا گیا تھا اس طرح یہاں پر بھی یہ ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر میاں محمد شہباز شریف کو یہاں آنا چاہئے اور ہمیں بتایا جائے کہ فیصل سبحان کہاں گیا ہے؟۔۔(شور وغل)

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! فیصل سبحان ان کے پاس ہے۔ یہ چور بھی ہیں، یہ ڈاکو بھی ہیں اور یہ ملک دشمن عناصر بھی ہیں۔۔(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر درج ذیل قراردادیں ہیں۔

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے اور "چور چور، ڈاکو ڈاکو" کی نعرے بازی شروع کر دی)

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ان سے اربوں روپے کا حساب لیں گے۔(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تمام قراردادیں next Tuesday تک کے لئے pending کی جاتی ہیں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! فیصل سبحان ان کے پاس ہے اور یہ روتے رہیں گے۔(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 28۔فروری2018 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔